© rasailojaraid.com

مسیح موعود

(از پنڈت آتما نند جی از لکھنؤ)

اس عنوان کے ماتحت ایک حصہ مرقع بابت مارچ میں صفحہ ۵ پر درج ہو چکا ہے۔ پنڈت جی نے اُس میں مرزا صاحب کی چند پیشگوئیاں لکھی تھیں۔ اس سے آگے پڑھیں۔

معزز ناظرین! "مرقع قادیانی" بابت مارچ ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۱۳ نمبر (۳) کے ساتھ مندرجہ ذیل سطور بھی ملاحظہ فرما دیں:-

مرزا صاحب نے جو نشانات دجّال کے بروے احادیث صحیحہ مانے اور لکھے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

"(۱) دجّال نبوتِ مسیح کا دعویٰ کریگا (۲) دجّال سے خدائی دعوے ظہور میں آئیگا (۳) دجال کے پیرو اپنے تئیں مسلمان کہیں گے مگر دراصل وہ مسلمان نہ ہونگے (۴) دجال کے ساتھ اُس کی زندگی میں ستر ہزار مسلمان ہو جائیں گے"

جیسا کہ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریروں سے ثابت ہے:-

(۱) شہادۃ القرآن علیٰ نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان صفحہ ۲ جیسا لکھا ہے کہ "دجال نبوت کا دعوےٰ کریگا۔ اور نیز خدائی کا دعوے بھی اُس سے ظہور میں آئے گا"

(۲) خزینۃ المعارف جلد اول صفحہ ۱۹۹ "اور اگر یہ سوال ہو کہ جبکہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔ اور پہلے نبوت کا دعوے کریگا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائیگا"

(۳) انوار الاسلام صفحہ ۴۸ "(۴) چوتھی مہدی کی یہ نشانی ہے کہ اس وقت میں بہت سے مسلمان یہودی طبع دجال سے مل جائیں گے۔ یعنی وہ لوگ بظاہر مسلمان کہلائیں گے۔ اور دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائیں گے"

(۴) انوار الاسلام صفحہ ۴۹ "پس یہ اُسی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب علمائے مکفرین بتلادیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ یہ باتیں پوری ہوگئیں یا نہیں"؟

ہاں جناب! پوری ہوگئیں اور ضرور پوری ہوگئیں اور پوری ہوتی بھی کیوں نہ؟ کیونکہ بخیال آپ کے کاتبِ تقدیر کا لکھا بھی کبھی ٹل سکتا تھا جو پوری نہ ہوتیں؟

معزز ناظرین! اب آپ بغور دیکھئے کہ یہ باتیں کس طرح پوری ہوگئیں۔ خود مرزا غلام احمد صاحب کی تصانیف سے ہی شہادت ملتی ہے کہ یہ سب باتیں جیسا کہ حدیثوں میں لکھا ہوا ہے بعینہٖ اپنے وقت پر پوری ہوگئیں۔ مثلاً

(۱) البشریٰ جلد اول صہ ۹۔ "براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر میں نے لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں"۔

گویا مرزا غلام احمد صاحب نے ڈر ڈر کر اور ڈگمگا ڈگمگا کر شاہراہ نبوت پر قدم رکھا۔ کبھی اپنے تئیں محدود کہا کبھی غیر شرعی نبی۔ کبھی ظلی نبی اور کبھی لوگوں کے ڈر سے انکار نبوت کیا جیسا کہ اپنے اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں لوگوں کے ڈر سے لکھا کہ:۔

"میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں اُن تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولینا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی"۔

(دعوت عمل صہ ۲۳)

مرزا صاحب غلام احمد قادیانی نے لوگوں سے ڈر کر تقیہ کیا اور ذو معنی عبارت اس لئے لکھدی۔ کہ معمولی لیاقت کے مسلمان تو یہ سمجھیں کہ مرزا صاحب مدعی نبوت نہیں لیکن جب علماء اسلام کا سامنا ہو تو جھٹ پینترا بدل لوں۔ کہ میں تو وحی رسالت یعنی تشریعی نبی آنے کا منکر ہوں نہ کہ غیر تشریعی یا ظلی نبوت کا۔ مگر ؎ تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزا صاحب کے یہ الفاظ کہ "میں اُن تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں" اگر ایسا ہی درحقیقت آپ مانتے تھے تو سنت والجماعۃ کے ہر قسم کی ختم نبوت اور حیات عیسیٰ کے عقیدہ سے انکار کیا معنے؟ کیا احادیث اور سنت والجماعۃ کے وہی عقائد ہیں جو آپ مانتے تھے؟ اسی لئے تو آپ کے اس اشتہار والے الفاظ کا اعتبار نہ کر کے علماء اسلام نے اس کا جواب اپنے اشتہار مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں یوں دیا کہ۔

"تمام اہل اسلام کو چاہیئے کہ ان جملہ دعاوی میں آپ کو دروغ گو سمجھیں اور آپ کے اقرار اشتہار ۲ اکتوبر کو محض تقیہ اور نفاق پر حمل کریں"

(۲) مرزا صاحب نے خدائی دعویٰ بھی کیا اور یہ بھی ڈرتے ڈرتے قدم رکھا اور بپیرایہ الفاظ میں پہلے ظلی نبی۔ پھر خدا کا بیٹا۔ پھر ظلی خدا۔ پھر یقینی طور پر خود خدا اور بعد ازاں خدا کا باپ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریروں سے ثابت ہے۔

(الف) نزول المسیح حاشیہ صلا۔ "وہ محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے پر لے گا"

(ب) احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص۱۷۔ "اور آپ مرزا صاحب پر خدا تعالےٰ نے اپنی صفات کی چادر ظلی طور پر اڑھائی"

ظل کا تشریح فرماتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب اپنی تصنیف نزول المسیح حاشیہ صلا پر مزید لکھتے ہیں:۔ "کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا"

تو پھر مرزا غلام احمد صاحب جن پر خدا تعالےٰ نے بقول بشیر الدین صاحب اپنی صفات کی چادر ظلی طور پر اڑھائی تھی خدا سے جدا کیونکر ہوئے؟ ہاں یہاں اہل بصیرت کے لئے ایک نکتہ ہے جو اوپر آنے سے خدا اور نیچے آنے سے جدا بنا دیتا ہے۔ درحقیقت مرزا صاحب خدا سے بالکل جدا تھے یعنی خدا کے آپ مخالف تھے۔

(ج) حقیقۃ الوحی صلا پر مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "انت منی بمنزلۃ ولدی" یعنے تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے"

(د) مکاشفات ص۹ "میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) (ج) میں تو خدا نے مرزا غلام احمد صاحب کو بیٹا ہونے کا افتخار بخشا۔ لیکن بعد ازاں (توبہ نعوذ باللہ من ذالک) خدا نے مرزا صاحب کو اپنا باپ بنا کر خود فخر حاصل کیا جیسا کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۵ پر ایک الہامی عبارت یوں درج کی گئی ہے کہ۔

"انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء" یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق کا ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اتریگا۔

اس الہام میں معاذ اللہ خود خدا نے اپنے تئیں مرزا صاحب کے بیٹے سے تشبیہ دی ہے۔ خدا کو بجا فخر کرنا چاہیئے کہ مرزا صاحب نے آپ کو اپنی فرزندیت میں قبول فرما لیا (توبہ! توبہ!! توبہ!!! ہزار بار توبہ)

(۳) جماعت احمدیہ اگرچہ اپنے تئیں بظاہر مسلمان کہتی ہے مگر اس کے افراد درحقیقت مسلمان نہیں اور نہ ہی دیگر اسلامی فرقے انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔

(۴) اب آخری نشان دجال کے متعلق دیکھنا چاہیئے کہ احادیث صحیحہ میں جناب حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ دجال کی زندگی میں ستر ہزار مسلمان آپ کے پیرو ہو جائیں گے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ہی چسپاں اور حسب حال ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب خود مقر ہیں کہ اُن کے پیرواں کی تعداد ستر ہزار اُن کی زندگی میں تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو مقالات ذیل۔

(الف) نزول المسیح مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صفحہ۔

"جس زمانہ میں اِن مولویوں اور اُن کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اُس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ گو چند دوست جو اُنگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے اور اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے"

(ب) نزول المسیح صفحہ ۱۴۱ "کیا براہین احمدیہ کے وقت سات آدمی بھی تھے اور کیا اب ستر ہزار آدمی میرے ساتھ داخل بیعت ہیں یا نہیں؟"

ہاں صاحب ضرور ہیں اور ہوتے کیوں نہ؟ ورنہ پیشگوئی ہی کیسے پوری اترتی؟

(باقی آئندہ)

© rasailojaraid.com